www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

نفاذِ شریعت میں حکومت کا اختیار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

نفاذِ شریعت میں حکومت کا اختیار

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

عادِل ومُنصِف حکمران کا مقام ومرتبہ

برادرانِ اسلام! بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان وعقیدہ ہے، کہ اللہ ربّ العالمین ہمارا خالق ومالک اور قادرِ مطلق ہے، وہی حاکمِ اعلیٰ ہے، اس دنیا سمیت تمام جہان اسی کی حاکمیت کے تابع ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾[1] "اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

---

(۱) پ ٤، آل عمران: ١٨٩.

اُس کی منشا و مشیئت کے بغیر کوئی تنکا بھی اِدھر سے اُدھر نہیں ہو سکتا، کسی کو اقتدار بخشنا اور کسی سے چھین لینا، سب اسی کی مشیئت وحکمت پر منحصر ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ﴾[1] "یوں عرض کر، کہ اے اللہ، مُلک (سارے جہاں) کے مالک! تُو جسے چاہے سلطنت دے، اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے!"۔

جن لوگوں کو خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اقتدار کے ساتھ ساتھ، دولتِ ایمان اور عدل وانصاف کے وصف سے متّصف فرمایا ہے، وہ بڑے خوش نصیب ہیں، دینِ اسلام میں ان کے مقام ومرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے پیارے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی اطاعت کے ساتھ، مسلم حکومتِ وقت کی اِطاعت کا بھی حکم بیان فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾[2] "اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو، اور اُن کا جو تم میں حکومت والے ہیں!"۔

---

(١) پ ٣، آل عمران: ٢٦.

(٢) پ٥، النساء: ٥٩.

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ایسے نیک بخت حکمرانوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: «السُّلْطَانُ ظِلُّ اللهِ فِي الأَرْضِ»[1] "حاکمِ اسلام زمین میں اللہ کی رَحمت کا سایہ ہے"۔

اپنی رِعایا کے حقوق کا خیال رکھنے، اور ان کے ساتھ عدل وانصاف کا مُعاملہ کرنے والا حکمران، بروزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوگا، حدیث شریف میں ہے: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الإِمَامُ الْعَادِلُ»[2] ...الحدیث. "بروزِ قیامت جب کوئی سایہ نہیں ہوگا، سات ۷ قسم کے لوگوں کو اللہ تعالی اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا: (ان خوش نصیبوں میں سے ایک) عدل وانصاف کرنے والا حاکم بھی ہے"۔

غامدیت کی صورت میں سیکولرازم کا فروغ

عزیزانِ محترم! موجودہ دَور میں دنیا کے ہر حکمران کو، اس کا ملکی آئین (Constitution of The Country) اور عالَمی قوانین (International Laws) عام طور پر صرف اس بات کا پابند کرتے ہیں، کہ وہ اپنی رِعایا کے حقوق کا خیال رکھے، انہیں ہر طرح کی ممکنہ سہولیات دے، ان کی تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی

---

(۱) "السنّة" لابن أبي عاصم، ر: ١٠٢٤، ٢/ ٤٩٢.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٦٦٠، صـ١٠٧.

انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری اِقدامات کرے۔ ان کی عوام اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہے یا نہیں! کوئی اپنا مذہب چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں داخل ہو رہا ہے! یا سِرے سے کسی مذہب کو تسلیم ہی نہیں کرتا! یا پھر فحاشی، عُریانیت اور بے حیائی کا سرِ عام ارتکاب کرتا ہے، سیکولر اسٹیٹس (Secular Status) کی حامل ان حکومتوں کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، لیکن اسلامی تشخص کی حامل ایک مسلم ریاست میں ایسی مادَر پدر اور مذہب بیزار آزادی کا کوئی تصوُر نہیں!۔

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ جاوید غامدی جیسے بعض لوگ، مذہب کا لبادہ اوڑھ کر، یہود و نصاریٰ کے ایجنڈے (Agenda) کی تکمیل میں کوشاں ہیں، اور اسلامی ریاستوں میں سیکولرازم (Secularism) کو پروان چڑھانے کے مشن (Mission) پر کاربند ہیں، حالانکہ انہیں یہ بات بھی خوب اچھی طرح معلوم ہے، کہ دینِ اسلام میں، پیدائش سے لے کر موت تک، اور قبر سے قیامت تک کے مُعاملات میں، ایک مسلمان کے لیے نہ صرف رَہنمائی موجود ہے، بلکہ اس میں واضح طور پر زندگی گزارنے، مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، اور اس کے نفاذ کا طریقہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

لہٰذا ان سمیت ایسی مُلحدانہ سوچ (Atheistic Thinking) کے حامل تمام اَفراد، اسلامی اَحکام کو دیگر سیکولر ممالک (Secular Countries) یا اُن میں رائج مذہبی پالیسیوں پر قیاس کرنے کی غلطی ہرگز نہ کریں!۔

نفاذِ شریعت کی ذمّہ داری

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام ایک مسلمان حکمران، یا اسلامی حکومت کے اختیارات کو، اپنی رِعایا کے بنیادی انسانی حقوق، اور دنیاوی ضروریات کی فراہمی تک محدود نہیں کرتا، بلکہ انہیں مزید اختیارات تفویض کرتے ہوئے، نفاذِ شریعت کی ذمّہ داری بھی سونپتا ہے، اور اس اَمر کا پابند کرتا ہے کہ وہ مسلمان رِعایا کو مذہبی تعلیمات واَحکام بجالانے کا پابند بنائے، ان کی اَخلاقی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرے، انہیں نیکی کا حکم دے اور برائی سے بچائے۔ مسلمان حکمران اور اسلامی ریاست کی اس ذمّہ داری کو بیان کرتے ہوئے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾(۱) "اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں، تو وہ نماز قائم کریں گے، زکات دیں گے، بھلائی کا حکم کریں گے، بُرائی سے منع کریں گے، اور تمام مُعاملات کا انجامِ کار اللہ تعالی کے اختیار میں ہے!"۔

مذکورہ بالا نصِ قطعی سے یہ ثابت ہوا، کہ مملکتِ خدا داد اسلامی جُمہوریّہ پاکستان سمیت، تمام اسلامی ممالک میں قرآن وسنّت کی بالا دستی، اور مذہب وشریعت کا نفاذ، اَربابِ اقتدار اور حکمرانوں کا دینی واجتماعی فریضہ ہے!۔

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ٤١.

کسی کو مسلمان یا کافر ڈکلیئر کرنے کا اختیار

حضراتِ گرامی قدر! یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ دینِ اسلام کے نام پر بننے والے ہمارے اس ملک پاکستان میں، جب نفاذِ شریعت کی بات ہوئی یا شریعت بل پاس کیے گئے، سیکولرازم (Secularism) کے حامی سیاستدانوں، صحافیوں اور انسانی حقوق کی این جی اوز (NGOs) نے، اپنے یورپی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے ہمیشہ اس کی مخالفت کی، میڈیا (Media) کا سہارا لے کر دینِ اسلام کو ایک سخت گیر مذہب قرار دیا، علماء کی کردار کشی کی، عوام الناس کو اُن سے متنفّر کیا، اور ان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ (Propaganda) کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ "اگر شریعت کا نفاذ ہو گیا تو یہ لوگ (یعنی علمائے کرام) دیگر طبقات کا جینا حرام کر دیں گے! اپنے مخالفین کے خلاف کفر و شرک کے فتوے دے کر، عوام کو اُن کی گردنیں کاٹنے پر مجبور کریں گے"

حالانکہ در حقیقت ایسا ہرگز نہیں، ہمارے علمائے کرام نے ہمیشہ امن و امان، پیار محبت، حُسنِ سُلوک، نرمی و صلہ رِحمی اور باہمی رَواداری کا درس دیا، اور جہاں تک فتویٰ نویسی کا تعلّق ہے، تو یاد رکھیے کہ اس سلسلے میں علماء و مفتیانِ کرام کا اختیار کفر کو کفر کہنے، اور سائل کو شرعی حکم بتانے تک محدود ہے، کسی شخص پر اس کا اِطلاق کرنا، اور مسلمان یا کافر ڈکلیئر (Declare) کرنا، در حقیقت حکومتِ وقت اور عدالت کا اختیار و ذمّہ ہے!۔

لہٰذا اگر آج بھی ہمارے حکمران اپنی اس ذمّہ داری کو ادا کریں، تو علماء و مفتیانِ کرام سے متعلق کیے جانے والے، بے بنیاد پروپیگنڈہ اور غلط فہمیوں کا اِزالہ

کیا جاسکتا ہے، عوام النّاس کو علمائے دِین سے متنفّر ہونے سے روکا جاسکتا ہے؛ کیونکہ اسی میں ملک وقوم کی حفاظت وبقا ہے، بصورت دیگر ؏!!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں!!![1]

ان میں یہ شُعور پیدا کیا جاسکتا ہے، کہ علمائے دِین کا کام صرف شرعی اَحکام بتانا ہے، جبکہ مسلمان رِعایا کواُن کی مذہبی تعلیمات پر عمل کروانا، اور انہیں دینِ اسلام پر قائم رکھنا، حاکمِ وقت کی ذمّہ داری ہے۔

نفاذِ شریعت سے مراد غیر مسلموں کے ساتھ جبر واِکراہ نہیں

عزیزانِ مَن! نفاذِ شریعت سے ہماری مراد یہ ہرگز نہیں، کہ غیر مسلموں کو زبر دستی اور جبر واِکراہ کے ساتھ مسلمان بنایا جائے، اور انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کے لیے مجبور کیا جائے۔ یاد رکھیے! اسلام کسی کو قبولِ اسلام کے لیے مجبور ہرگز نہیں کرتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾[2]

"دین میں کچھ زبردستی نہیں، بے شک نیک راہ گمراہی سے خوب جدا ہوگئی ہے!"۔

اس آیتِ مُبارکہ کے تحت کتبِ تفاسیر میں علمائے کرام قدّس اسرارہم نے فرمایا، کہ "کسی کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں، مگر مسلمان کو جبراً مسلمان رکھنا ضروری ہے، لہٰذا

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، حصہ اوّل، تصویرِ درد، ص۹۷۔

(۲) پ۳، البقرۃ: ۲۵٦.

کسی مسلمان کو مرتَد ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، (اگر -معاذاللہ- کوئی مسلمان مرتَد ہو جائے) تو اس پر لازم ہے کہ توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو"[1]۔

دینی اَحکام کے نفاذ میں کوتاہی کا انجام

میرے محترم بھائیو! اپنی غیر مسلم رِعایا کے حقوق کا خیال رکھنا، مسلمانوں کو نماز کا پابند بنانا، انہیں زکات کی ادائیگی کا حکم دینا، نیکی کی دعوت دینا، برائی سے منع کرنا، سُود خوری، بدکاری، دھوکہ دہی، جھوٹ، فریب، ملاوَٹ، ناپ تول میں کمی جیسی اَخلاقی ومُعاشرتی برائیوں سے بچانا، ان میں باہم عدل واِنصاف کرنا ایک مسلمان حکمران کی ذمّہ داری، اور حکومتی دائرۂ اختیار میں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾[2] "اے داوٗد! یقیناً ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا، تو لوگوں میں سچا حکم (فیصلہ) کرو، اور خواہش کے پیچھے نہ جانا؛ کہ تمہیں اللہ کی راہ سے بہکا دے گی!"۔

کسی حاکمِ وقت کا اپنی ذمّہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی برتنا، گویا اپنی رِعایا کے حقوق پامال کرنے کے مترادِف ہے، جس کے بارے میں رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْداً رَعِيَّةً، يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا،

(۲) "تفسیر نور العرفان" پ۳، البقرۃ، زیرِ آیت: ۲۵۶، ص۶۶۔

(۲) پ ۲۳، صٓ: ۲٦.

إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الجْنَّةَ!»[1] "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی رِعایا کا نگران (حاکم) بناتا ہے، اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رِعایا کے حقوق پامال کرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنّت حرام کر دیتا ہے!"۔

رِعایا کے حقوق کی پاسداری کرنا اور انہیں پورا کرنا، صرف حکمرانوں ہی پر لازم نہیں، بلکہ حتّی المقدور ہر شخص اس بارے میں جوابدہ ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ہر شخص کو اس ذِمّہ داری سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ، فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»[2].

"تم میں سے ہر ایک ذمّہ دار ہے، اور اس سے اس کے ماتحت کے بارے میں پوچھا جائے گا: تو لوگوں کا حقیقی امیر (۱) ایک حاکم ہے، اور اس سے اُس کی رِعایا کے بارے میں سوال ہوگا، (۲) ہر آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم و نگہبان ہے، اور اس

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٦٤، صـ٧٣.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب العِتق، ر: ٢٥٥٤، صـ٤١٢.

سے اس کے اہل وعِیال کے بارے میں سوال ہو گا، (۳) عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، (۴) غلام (وملازم) اپنے آقا (ومالک) کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے بھی اس بارے میں پوچھا جائے گا، لہذا جان لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ونگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رَعیّت (ما تحت) کے بارے میں (قیامت کے دن) باز پُرس ہوگی!"۔

ریاست کا دینِ اسلام سے تعلق اور غامدی بیانیہ

حضراتِ گرامی قدر! اسلامی ممالک بالخصوص پاکستان میں، کچھ عرصہ سے سیکولرازم (Secularism) کے حامی اَفراد کی سرگرمیوں میں بہت تیزی دیکھنے میں آرہی ہے، وہ لوگ الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا (Electronic and Print Media) کے ذریعے نسلِ نَو کے ذہنوں میں، شب وروز زہر گھول رہے ہیں، ان کا دائرۂ کار اس قدر وسیع ہو چکا ہے، کہ ہمارے سیاستدانوں، صحافیوں اور دانشوَروں کے بعد، ہمارے مذہبی طبقہ کے اَفکار ونظریات میں بھی اس کے اَثرات محسوس کیے جارہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جاوید غامدی صاحب جیسے نام نہاد مفکرین، دینِ اسلام کا پرچار اور دِفاع کرنے کے بجائے، سیکولرازم (Secularism) کی تبلیغ کرنے میں مصروف دِکھائی دے رہے ہیں! آج کے اس نفسانفسی اور مادّہ پرستی کے دَور میں، جس وقت دینِ اسلام کو دہشتگردی اور انتہا پسندی (Terrorism and Extremism) جیسے گلوبل چیلنجز (Global Challenges) کا سامنا ہے، ایسے میں غامدی صاحب "اسلام اور ریاست" کے نام پر باہمی تضادات سے بھرپور،

اور قراردادِ مقاصد جیسے قومی نظریے کی نفی پر مبنی، مذہبی بیانیہ (Religious Narrative) لکھ کر، سیکولرِازم (Secularism) کی راہ ہموار کرنے میں مصروف ہیں، غامدی صاحب اپنے اس متنازعہ بیانیے میں لکھتے ہیں کہ "یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے، کہ ریاست کا بھی کوئی مذہب ہوتا ہے، اور اس کو بھی کسی قراردادِ مقاصد کے ذریعے سے مسلمان کرنے، اور آئینی طور پر اس کا پابند بنانے کی ضرورت ہوتی ہے، کہ اس میں کوئی قانون قرآن وسنّت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا!"[۱]۔

پاکستان میں قومی ومذہبی عدمِ استحکام کا غامدی منصوبہ

میرے محترم بھائیو! ہماری عوام اور بالخصوص نوجوان نسل کے لیے، یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ جاوید غامدی نامی شخص کس کردار کا مالک ہے، یہ کس کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے، اس کی ڈور ہلانے والے کون لوگ ہیں؟ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ امریکہ (United States) میں بیٹھا یہ شخص، ہمیشہ پاکستان کے قومی ومذہبی مُعاملات میں ہی مُداخلت کیوں کرتا ہے؟ کیا امریکہ (United States) یا یورپ (Europe) وغیرہ میں سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے؟ کیا وہاں تنگ نظری ومذہبی انتہاء پسندی نہیں؟ کیا وہاں مذہب کے نام پر قرآن پاک نہیں جلائے جاتے؟ کیا وہاں سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے لائیو ویڈیوز (Live Videos) چلاکر، سرِعام مسلمان نمازیوں کو شہید نہیں کیا جاتا؟ کیا وہاں مسلمان خواتین کے

---

(۲) "اسلام اور ریاست... ایک جوابی بیانیہ" روزنامہ جنگ، ۲۲ جنوری ۲۰۱۵ء۔

حجاب نہیں اُتروائے جاتے ؟ جب یہ ساری برائیاں امریکہ اور یورپی ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں، توجناب غامدی صاحب کا سارا زور اور دھونس پاکستان ہی پر کیوں چلتا ہے ؟اگر وہ کہیں کہ اسلام کا دعویدار ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا اُن کا حق ہے، تو پھر ہم اُن سے یہ ضرور پوچھنا چاہیں گے، کہ ہمیشہ آپ کی رائے دیگر ہزاروں علماء کی رائے سے مختلف کیوں ہوتی ہے ؟آج تک آپ کسی عالمِ دین کے ساتھ ڈبیٹ (Debate) کے لیے کیوں نہیں بیٹھے ؟ قادیانیوں کو کافر و مرتَد نہ مان کر، آپ کسے خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟توہینِ رسالت کے قانون (295c) کی مُخالفت کر کے آپ کس کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں ؟۔

جہاں تک ہماری معلومات ہیں، اس قانون سے یہود، نصاریٰ اور قادیانیوں ہی کو سب سے زیادہ تکلیف ہے، وہ ایک عرصہ سے اس کوشش میں ہیں، کہ کسی طرح پاکستانی آئین سے اس قانون کو ختم کروا دیا جائے؛ تاکہ وہ آزادیٔ اظہارِ رائے کے نام پر، جب چاہیں توہینِ رسالت کا ارتکاب کرتے رہیں، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے گستاخانہ خاکے بناتے رہیں، اور پاکستانی مسلمان اپنے مذہبی جذبات مجروح ہونے کے باوُجود، بے بسی کی تصویر بنا رہے !۔

دنیا میں پاکستان کے علاوہ اَور بھی بہت سے اسلامی ممالک ہیں، جناب غامدی صاحب نے کبھی اُن کے مذہبی مُعاملات یا ایشوز (Issues) پر ایک اسکالر (Scholar) ہونے کے ناطے، کبھی کوئی رائے یا تجزیہ پیش کیوں نہیں کیا؟، اِسی طرح دنیا بھر میں مسلمانوں پر طرح طرح سے ظلم وستم ڈھائے جا رہے ہیں، انہیں

دہشت گرد واِنتہاء پسند قرار دیا جارہا ہے، ان کے خلاف عالمی جنگی اِتحاد بنائے جارہے ہیں، اِسلامی ممالک پر حملے کرکے لاکھوں بے گناہ مسلمان مَردوں، عورتوں اور بچوں کو شہید کیا جارہا ہے، جناب غامدی صاحب نے کبھی اُن کے حق میں آواز کیوں نہیں بلند فرمائی، کسی گستاخِ رسول کو واصلِ جہنّم کرنے والے کے بارے میں تو آپ کا مَوقف بارہا سامنے آیا، لیکن نبیٔ کریم ﷺ کی توہین کرنے والوں کے خلاف کبھی لب کُشائی کیوں نہیں فرمائی، آخر ایسی کیا وجہ ہے، کہ آپ نے ہمیشہ اسلام کا چہرہ معذرت خواہانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی، لیکن کبھی اسلام کا دِفاع نہیں کیا!۔

اور اگر غامدی صاحب کو پاکستان کے مذہبی مُعاملات سے اتنی ہی دلچسپی ہے، تو وہاں امریکہ سے پاکستان کیوں نہیں آجاتے؟ یہاں تشریف لائیں، زمینی حقائق سے آگاہی حاصل کریں، اور مُعاشرے کی اصلاح میں عملی طَور پر اپنا کردار ادا کریں! اور اگر ایسا نہیں کرسکتے تو آرام سے وہاں اپنی عیش وعشرت کی زندگی میں مگن رہیں، اور پاکستان کے داخلی مُعاملات میں دخل اندازی کرکے، اُسے مزید عدم استحکام کا شکار نہ کریں! ۔

آئینِ پاکستان کی واضح خلاف ورزی

عزیزانِ مَن! غامدی صاحب کا بیانیہ (Narrative)، پاکستانی آئین (Pakistani Constitution) اور قراردادِ مقاصد کی واضح خلاف ورزی، اور توہین وانکار کے مترادِف ہے؛ کیونکہ آئینِ پاکستان میں واضح طور پر یہ مذکور ہے کہ "تمام موجودہ قوانین کو قرآنِ پاک اور سنّت میں مُنضبِط اسلامی اَحکام کے مطابق بنایا

جائے گا ...اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا، جو مذکورہ (قرآن وسنّت کے) اَحکام کے مُنافی ہو!"[1]۔

قراردادِ مقاصد کا بنیادی تصوُر

حضراتِ گرامی قدر! قراردادِ مقاصد کا بنیادی تصوُر، اور پاکستانی دستور میں بطورِ تمہید جو کلمات مذکور ہیں، اس کی ابتداء ہی میں مذکور ہے کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ ہی پوری کائنات کا، بلاشرکتِ غیرے حاکمِ مطلق ہے، اور پاکستان کا جو اختیار واقتدار، اس کی مقرّر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا، وہ ایک مقدّس اَمانت ہے"[2]۔

لہٰذا غامدی صاحب کا ریاست کو مذہب سے جدا کرنا، اور اسے غیر ضروری وبے بنیاد قرار دینا، گویا ریاست کے لیے حاکمیتِ اعلیٰ کے اِقرار کو غیر ضروری وبے بنیاد قرار دینے کے مترادِف ہے، جو کہ واضح طور پر سیکولرِازم کا بیانیہ (Narrative) ہے، اسے مذہبی بیانیے کے طور پر پیش کرکے، قوم کو گمراہ کرنا ایک بڑی علمی خِیانت کے سوا کچھ نہیں؛ کیونکہ سیکولرازم (Secularism) بھی یہی کہتا ہے کہ "مذہب ہر انسان کا ذاتی مُعاملہ ہے، ریاست کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں"، لہٰذا غامدی صاحب کی سوچ اور سیکولرِازم (Secularism) کے اسلام مخالف ایجنڈہ (Agenda) میں،

---

(۲) "آئینِ پاکستان" حصّہ نہم۹، اسلامی اَحکام، قرآن پاک اور سنّت کے بارے میں اَحکام، آرٹیکل: ۲۲۷، صـ۱۴۵، ملتقطاً۔

(۱) "آئینِ پاکستان" تمہید، صـ۱۔

انتہا درجے کی یکسانیت و مُماثلت پائی جاتی ہے، لہٰذا انہیں چاہیے کہ اپنے اَفکار ونظریات اور بیانیے پر نظرِ ثانی کرکے اپنی اِصلاح کریں!۔

غامدی اَفکار ونظریات میں تضاد بیانی کی جھلک

حضراتِ ذی وقار! غامدی صاحب کے اَفکار ونظریات میں باہم کس قدر تضاد ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اپنے اسی متنازعہ آرٹیکل "اسلام اور ریاست" میں پوائنٹ نمبر آٹھ (Point 8) کے تحت لکھتے ہیں کہ "قرآنِ کریم کے ارشاد: ﴿أَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾[1] "ان کا کام آپس کے مشورے سے ہے" کا تقاضا ہے، کہ ملک میں ایک پارلیمان (Parliament) قائم ہونی چاہیے، اور علماء ہوں یا ریاست کی عدلیہ، پارلیمان (Parliament) سے کوئی بالاتر نہیں ہوسکتا؛ (کیونکہ) ﴿أَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ کا اُصول ہر فرد اور ادارے کو پابند کرتا ہے، کہ پارلیمان (Parliament) کے فیصلوں سے اختلاف کے باوُجود، عملاً اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیں، اسلام میں حکومت قائم کرنے، اور اس کو چلانے کا یہی ایک جائز طریقہ ہے، اس سے ہٹ کر جو حکومت قائم کی جائے گی، وہ ایک ناجائز حکومت ہوگی"[2]۔

---

(١) پ۲۵، الشُّورى: ۳۸.

(۲) "اسلام اور ریاست... ایک جوابی بیانیہ" روزنامہ جنگ، ۲۲ جنوری ۲۰۱۵ء۔

حضراتِ ذی وقار! کتنی عجیب بات ہے! ایک طرف تو غامدی صاحب یہ کہہ رہے ہیں، کہ ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، اور وہ قرآن وسنّت کے مُطابق قانون سازی کرنے کی پابند نہیں ہوتی، جبکہ دوسری طرف یہ لکھ رہے ہیں کہ "قرآنی حکم: ﴿أَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَيْنَهُمْ﴾ کے تحت، ایک پارلیمنٹ (Parliament) کا وُجود عمل میں لایا جائے، اور علماء وعدلیہ سمیت اداروں، اور عوام کو اس پارلیمنٹ (Parliament) کے فیصلے تسلیم کرنے کا پابند بنایا جائے! "۔

میرے محترم بھائیو! جب بقول غامدی صاحب، ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق ہی نہیں، تو حکمِ الٰہی: ﴿أَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَيْنَهُمْ﴾ کے تحت، پارلیمنٹ (Parliament) کا قیام، ریاست کے لیے کس بنیاد پر لازم ہے؟! اور یہ کیوں کہا جارہاہے کہ "اسلام میں حکومت قائم کرنے، اور اس کو چلانے کا یہی ایک جائز طریقہ ہے، اس سے ہٹ کر جو حکومت قائم کی جائے گی، وہ ایک ناجائز حکومت ہوگی"؟

چونکہ غامدی صاحب کے اَفکار ونظریات غیر شرعی ہیں، تضاد بیانی کا شکار ہیں، لہٰذا ہر ذی شُعور مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان سے ہوشیار رہے، بچ کر رہے، ان کی کتب کا مُطالعہ نہ کرے، ان کے ٹی وی پروگرامز (TV programs) نہ دیکھے، بلکہ علمائے حق کے دامن سے وابستہ رہے، ان کی صحبت اختیار کرے، اور جو بھی بات سمجھ میں نہ آئے، اس میں اپنی عقل کے گھوڑے دَوڑانے کے بجائے، علمائے دِین سے رُجوع کرے!۔

دعا

اے اللہ! ہمارے حکمرانوں سمیت ہم سب کو نفاذِ شریعت میں اپنا اپنا کردار اور ذمّہ داری، بخوبی انجام دینے کی توفیق مرحمت فرما، دینِ اسلام کے خلاف ہونے والی عالمی سازشوں کا شکار ہونے سے بچا، الیکٹرانک (Electronic) اور پرنٹ میڈیا (Print Media) کے ذریعے، دینِ اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کے اثرات سے محفوظ فرما، ہمیں نیک صالح اور شریعت کے پابند عادِل و منصِف حکمراں عطا فرما، ہمیں اِقامتِ دین کے سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح

طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا رب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.